Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نمبر جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۲ محرم سنہ ۱۳۹۴ھ ۱۵ تبلیغ ۱۳۵۳ہش ۱۵ فروری سنہ ۱۹۷۴ء	نمبر ۳۷

اخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۱۴ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؛

ربوہ ۱۴ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ آپ نے احبابِ جماعت کو تاکیداً ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ان کے بڑے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کے لئے جو عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں خاص طور پر دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

---

۱۴ فروری بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد مہدی (گولبازار) میں زیرِ صدارت محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ جلسۂ تحریکِ جدید منعقد ہوگا جس میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، مکرم مولوی محمد منور صاحب سابق مبلغ انچارج تنزانیہ اور مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ جرمنی خطاب فرمائیں گے۔ آخر میں مکرم چوہدری شبّیر احمد صاحب وکیل المال اوّل سلائیڈز دکھائیں گے تمام خدام کی حاضری لازمی ہے۔ انصار بزرگوں سے بھی شمولیت کی درخواست ہے ؛ (مہتمم مقامی)

---

۵ جنوری ۱۹۷۴ء کو عزیزم چوہدری نعیم احمد صاحب آدم جی مسلم کمرشل بنک میاں چنوں ضلع ملتان کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود چوہدری عنایت الٰہی صاحب آف ملتان کا پوتا اور مکرم نصیر احمد صاحب منہاس مرحوم کا نواسہ ہے۔ احمدی بھائی اور بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچّہ کو لمبی عمر دے اور نیک اور خادمِ دین بنائے آمین

(صالحہ منہاس۔ گلبرگ لاہور)

---

۱۵ تبلیغ (فروری) بروز جمعہ چار بجے شام تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سامنے کی گراؤنڈ میں تیسرے سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کا افتتاح ہوگا۔ امید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تشریف لائیں گے۔ مقامی احباب وقتِ مقررہ پر تشریف لے آئیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اُس وقت تک دُعا کرتے رہو کہ دِل یقین سے بھر جائے

دُعا سے فیض اُٹھانے کے لئے استقلال ایک ضروری شرط ہے

"اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اُس وقت تک انسان دُعا کرتا رہے جب تک کہ خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آجاوے۔ اِس میں شک نہیں کہ اِس مرحلہ کو طے کرنے اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے بہت سی مشکلات ہیں اور تکلیفیں ہیں مگر ان سب کا علاج صرف صبر سے ہوتا ہے۔ حافظ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

گویند سنگ لعل شود در مقامِ صبر ٭ آرے شود ولیک بخونِ جگر شود

یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دُعا سے فیض نہیں اُٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کیساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنّی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصوّر کرے، یقین کرے، پھر صبر کے ساتھ دُعاؤں میں لگا رہے آخر وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سُن لے گا اور اُسے جواب دے گا۔ جو لوگ اِس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں۔ اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے پس اس کو وہ بدلتا نہیں اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کے لئے بدل دے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرأت کرتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۵)

---

۲۰ فروری کو مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کی یاد میں جلسے کئے جائیں

تمام جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسبِ سابق ۲۰ فروری کو جماعتیں اپنے اپنے ہاں خاص اہتمام کے ساتھ مصلح موعودؓ کے بارے میں پیشگوئی کے متعلق جلسے منعقد کریں اور اُن کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

پبلشر : مسعود احمد ٭ پرنٹر : سید عبدالحی ٭ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ماہ تبلیغ ۱۳۵۳ھ

مومنوں کے دو انتہائی کارگر ہتھیار

اللہ تعالیٰ جب بھی اصلاحِ خلق کی غرض سے اپنا کوئی مامور مبعوث فرماتا ہے تو دنیا والے اُس مامور من اللہ کی آواز پر کان دھرنے اور اپنی اصلاح کی طرف مائل ہونے کی بجائے اُلٹا اسکی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ان کی مخالفت کے باوجود مامور من اللہ انہیں حق کی طرف دعوت دینے اور ان کی اصلاح کرنے کے اہم اور عظیم الشان کام میں دن اور رات ہمہ وقت اور ہمہ تن مصروف رہتا ہے۔ وہ اِس فریضہ کو کماحقہٗ ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔ اگر دنیا والے کسی طور بھی مخالفت سے باز نہ آئیں تو ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ مامور من اللہ خدائی حکم کے ماتحت مخالفین کو مخاطب کر کے کہہ دیتا ہے کہ اب تم لوگ اکٹھے ہو کر میرے خلاف ہر قسم کے منصوبے کرو اور مخالفت میں ایڑی چوٹی ہی نہیں بلکہ ناخنوں تک کا زور لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھو لیکن یاد رکھو یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ تم اپنے منصوبوں میں کامیاب ہو سکو اور مجھے اور میرے مشن کو کوئی نقصان پہنچا سکو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے۔ وہ تمہیں ناکامی اور مجھے قدم قدم پر کامیابی سے ہمکنار کرتا چلا جائے گا۔

جب ایسا چیلنج دینے کا وقت آپہنچتا ہے تو خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ اپنے مبعوث کردہ مامور کے حق میں کوئی نہ کوئی نشان ضرور ظاہر کرتا ہے بلکہ اس چیلنج کے بعد نشانوں کے ظہور کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جن کی وجہ سے حق دنیا میں آشکار ہوئے اور غالب آئے بغیر نہیں رہتا۔ ایسے نازک وقت میں جبکہ مخالفین حق پورے جوش میں ہوتے ہیں اور وہ اپنی متحدہ قوت کے بل پر حق کو مٹا ڈالنا چاہتے ہیں خدا تعالےٰ مامور من اللہ اور اس کے متبعین کو دو زبردست ہتھیار عطا کرتا ہے اور ان سے کہتا ہے کہ اگر تم اِن دو ہتھیاروں سے کام لو گے تو اس مقابلہ اور اِس معرکۂ حق و باطل میں فتح تمہیں ہی نصیب ہوگی اور ناکامی مخالفینِ حق کے ہی حصہ میں آئے گی۔ وہ دو ہتھیار کونسے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آنے والی انتہائی شدید اور متحدہ مخالفت، اِس کے جواب میں مخالفین حق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ کے چیلنج اور اس کے ردّ عمل کا ذکر کرنے کے بعد آپ کے متبعین کو اِس زبردست معرکۂ حق و باطل میں منجانب اللہ عطا ہونے والے دو زبردست ہتھیاروں کا بھی ذکر کیا ہے اور اس طرح بتایا ہے کہ یہ دو ہتھیار ایسے کارگر ہیں کہ ان کی وجہ سے مخالفینِ حق کے تمام منصوبے خاک میں مل جاتے ہیں اور وہ خائب و خاسر اور حق کے علمبردار مظفر و منصور ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد سارا مکہ متحد ہو کر آپؐ کی مخالفت میں اٹھ کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ایک خاص اعلان کرنے کا حکم دیا اور وہ حکم خود اللہ تعالیٰ کے اپنے الفاظ میں یہ تھا:۔

قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ (اعراف آیات ۱۹۶/۱۹۷)

کہہ دے کہ اپنے سب شریکوں کو بُلا لو پھر سب مل کر میرے خلاف منصوبہ کرو اور مجھے کوئی ڈھیل نہ دو۔ میرا دوست یقیناً وہ خدا ہے جس نے یہ کامل کتاب اتاری ہے اور وہ نیکوں کا ساتھ دیتا ہے۔

یہ ایک زبردست چیلنج تھا جو ظاہری کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود خدائی حکم کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفینِ حق کو دیا اور ساتھ ہی ان پر واضح کر دیا کہ تم سب مل کر بھی حق کو مٹانے کے منصوبہ میں کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ تمہاری لڑائی مجھ سے نہیں بلکہ اُس خدا سے ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور اُس کے مقابلہ میں تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ میں جب کہتا ہوں کہ تم سب مل کر بھی میرے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اکیلا نہیں بلکہ میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ تم سب کو ناکام و نامراد اور مجھے کامیاب و کامران کرے گا۔ اس چیلنج کا لب لباب اور خلاصہ یہ تھا ؎

خدا رُسوا کرے گا تم کو اور میں اعزاز پاؤں گا
سُنو اے منکرو اب یہ کرامت آنے والی ہے

اللہ تعالیٰ نے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام منکرین حق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ زبردست چیلنج دلوایا وہاں ساتھ ہی آپؐ کو اور آپؐ کے متبعین کو یہ تسلی دی کہ اگر وہ دو ہتھیاروں سے اپنے آپ مسلّح رکھیں گے تو سب مخالفین حق اکٹھے ہو کر بھی اور ان کی متحدہ منصوبہ بندی بھی انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ (آلِ عمران آیت ۱۲۱)

اور اگر تم صبر کو اپنا شعار بناؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو ان کا مخالفانہ منصوبہ اور چال تمہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گی اور جو کچھ منصوبہ وہ (یعنی مخالفینِ حق) باندھتے ہیں اللہ یقیناً اسے پارہ پارہ کرنے والا ہے۔

اِس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ مخالفینِ حق کے متحدہ منصوبہ کو ناکام بنانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جن دو ہتھیاروں سے مسلّح ہونے کی اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی وہ ہیں صبر اور تقویٰ۔ صبر اور تقویٰ دونوں بہت حد تک ہم معنی الفاظ ہیں دونوں میں خدا تعالیٰ کے راستہ میں پیش آنے والی مشکلات کو ہمت اور استقلال سے برداشت کرنے اور خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو کر اس سے استعانت چاہنے کا مفہوم شامل ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ صبر کا لفظ پیش آنے والی بیرونی مشکلات کے بد اثرات قبول نہ کرنے کی سعی و جہد پر بولا جاتا ہے جبکہ تقویٰ کا لفظ تزکیۂ نفس اور کامل عبد بننے کی خاطر اپنے اوپر خود مشقت وارد کرنے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہٗ ادائیگی کے ذریعہ اپنے وجود کو جاذبِ نصرتِ الٰہی بنانے پر دلالت کرتا ہے اوّل الذکر میں بیرونی مصائب کے خلاف کامیاب دفاع کا مفہوم پایا جاتا ہے اور مؤخر الذکر میں خود اپنے نفس پر مشقت وارد کر کے باطنی قوت حاصل کرنے کے معانی پوشیدہ ہیں۔ دونوں میں خدا تعالیٰ سے استعانت چاہنے اور اُسی سے مدد مانگنے کا مفہوم مشترک ہے۔

اب چونکہ صبر اور تقویٰ حصولِ نصرتِ الٰہی کا مؤثر ذریعہ ہیں اور انکی وجہ سے مخالفینِ حق کا متحدہ منصوبہ بھی بے اثر اور بے کار ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا اس لئے اللہ تعالےٰ نے صبر اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کے ساتھ ہی حقیقی مومنوں کو تسلّی دی کہ اگر وہ اپنے آپ کو اِن دونوں انتہائی کارگر ہتھیاروں سے مسلّح کر لیں گے تو خدا تعالےٰ ہزاروں کی تعداد میں اپنے فرشتے ان کی مدد کے لئے آسمان سے اُتارے گا چنانچہ فرمایا:۔

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝

(آلِ عمران آیات ۱۲۶ تا ۱۲۸)

اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو اور وہ تم پر اسی دم چڑھ آئیں تو تمہارا رب پانچ ہزار سخت حملہ کرنے والے فرشتوں کے ذریعہ سے تمہاری مدد کرے گا۔ اور اللہ نے یہ بات صرف تمہارے لئے خوشخبری کے طور پر اور اس لئے کہ تمہارے دِل اِس کے ذریعہ سے اطمینان پائیں تمہارے لئے مقرر کی ہے تاکہ وہ (اللہ) منکروں کے حصہ کو کاٹ دے یا انہیں ذلیل کر دے تاکہ وہ ناکام واپس جائیں ورنہ مدد تو صرف اللہ ہی کی طرف سے آتی ہے جو غالب اور حکمت والا ہے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ صبر اور تقویٰ دو انتہائی کارگر ہتھیار ہیں مومنوں کے۔ اِن سے مسلّح ہونے کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کا مورد بنا کر اور مخالفینِ حق کے متحدہ منصوبوں کو خاک میں ملا کر انہیں ناکام و نامراد کرتا اور مومنوں کو کامیابی اور فتح و ظفر سے نوازتا چلا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شانِ خاتم النبیّین صلّی اللہ علیہ وسلّم

— محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ :—

جماعت احمدیہ کے ۸۱ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۷ ردسمبر ۱۹۷۳ء کے پہلے اجلاس میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے جو تقریر فرمائی اس کا متن درج ذیل کیا جاتا ہے :—

حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل اور محبّ خالص اور عاشق صادق، اس زمانہ کے مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک نعتیہ قصیدہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں فرمایا ہے :—

ندانم ہیچ نفسے در دو عالم
کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ

کہ مجھے تو دنیا میں کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا جو میرے آقا و پیشوا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم جیسی شان و شوکت دکھاتا ہو۔ آپ کی جو بھی شان ہے وہ اپنی عظمت و برتری اور اپنی دلربائی و رعنائی میں ایک امتیازی صورت رکھتی ہے۔ آپ کی ہر شان بے مثال اور آپ کی ہر صفت بے نظیر ہے۔

تقریر کا موضوع چونکہ "شانِ خاتم النبیینؐ" ہے اسلئے خاکسار اسوقت اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی خصوصی شان کا ہی بتوفیقہ تذکرہ کریگا جو آپ کو خاتم النبیّین کی حیثیت سے حاصل ہے۔

ہمارے سید و مولیٰ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سب جہانوں، سب زمانوں اور ساری قوموں کیلئے رحمت بناکر مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :— وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ آپ کو وہ منفرد مقام عطا ہوا جو انسانیت کا آخری اور انتہائی نقطہ ہے اور نبوت کا آخری کمال ہے۔ انبیاء انسانوں میں سے بہترین وجود ہیں اور ہمارے آقا و پیشوا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں میں سب سے بڑھ کر سب سے اکمل، ارفع، اعلیٰ اور افضل ہیں۔ آپ کے اس اعلیٰ اور ارفع مقام کے باعث اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام قرآن مجید میں آپ کو خاتم النبیّین کے مقدس و ذی شان لقب سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (سورۃ احزاب آیت ۴۰)

اس آیت کا سیاق اور خاتم النبیین کی لغوی تحقیق اس بات کو واضح کرتی ہے کہ خاتم النبیّین قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بطور مدح استعمال ہوا ہے۔ مسلمانوں کا یہ اجماعی اور مسلّمہ عقیدہ ہے کہ خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پُرعظمت وصف ہے جو بلند ترین شان و افادہ کا حامل ہے اور جو سب انبیاء پر آپ کو امتیاز اور فضیلت بخشتا ہے۔ خود حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم باعلام الٰہی ایسا ہی سمجھتے تھے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا :—

فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَآئِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ ۔ (مسلم باب الفضائل بحوالہ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں چھ باتوں میں تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا ہوں اوّل مجھے جوامع الکلم دیئے گئے ہیں۔ دوم رعب سے نصرت دیا گیا ہوں۔ سوم میرے لئے غنیمتوں کا مال حلال کیا گیا ہے۔ چہارم میرے لئے ساری زمین عبادت گاہ اور تیمّم کے ساتھ پاک کرنیکا ذریعہ بنائی گئی۔ پنجم میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ ششم آخری فضیلت یہ دی گئی ہے کہ مجھے خاتم الانبیاء بنایا گیا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاتم الانبیاء ہونے کو تمام انبیاء پر وجہ فضیلت قرار دیا ہے۔ چھٹی صدی کے شہرۂ آفاق مفسّر قرآن علاّمہ فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں :—

اَلَا تَرٰی اَنَّ رَسُوْلَنَا صلعم لَمَّا کَانَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کَانَ اَفْضَلَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ (جلد ۶ صـ ۳۱ مصری)

یعنی تم دیکھتے نہیں کہ ہمارے رسول اللہؐ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر ہوں۔ چونکہ خاتم النبیّین ہیں اسلئے آپ سب نبیوں سے افضل و اعلیٰ و برتر ہیں۔

شانِ مظہر اتم الوہیت

ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دے کر آپ کو تمام نبیوں سے افضل و برتر بنایا تو یقیناً آپ میں اللہ تعالیٰ نے ایسی پُرعظمت شان و رفعت کی ہوگی جو خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے صرف آپ ہی کی ذات اقدس سے مختص ہو چنانچہ جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں اور آپ کی سیرت و کردار کو دیکھتے ہیں تو سب سے بڑی اور نمایاں بات جو ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے نہایت ہی محبوب و مقرب ہیں قرب الٰہی کا سب سے بڑا اور سب سے آخری مرتبہ جو مظہر اتمّ الوہیت کا مرتبہ ہے وہ آپ ہی کو حاصل تھا آپ آئینۂ خدا نما تھے۔ اس اعلیٰ و افضل مقام قرب تام کے باعث تمام صفاتِ الٰہیہ آپ کے پاک و مطہر وجود میں بہ تمام تر صفائی منعکس ہوگئی تھیں جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا :— ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی (سورہ نجم) کہ آپ اللہ تعالیٰ کے اتنے قریب ہو گئے اتنے قریب کہ آپ کی قوس اور قوس الوہیت کے وتر آپس میں مل گئے۔ بلکہ آپکے قرب کا مقام اس سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ شرف مقام قرب تام کا صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہوا۔ اور کوئی دوسرا نبی اس شرف کو حاصل نہ کر سکا اور نہ اس مقام قرب کے انتہائی نقطہ تک پہنچ سکا پس یہ بلند ترین شان اور منفرد مقام قرب جو اپنے ربّ جلیل کے حضور ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا اس عالی شان والے مقام کے اظہار کے لئے آپ کو خاتم النبیین کہا گیا۔ اسلامی اصطلاح میں ہم اس مقام کو مقامِ محمدیت بھی کہتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی دنیا میں آئے لیکن اس مقام تک جو صفات باری تعالیٰ کے مظہر اتم ہونیکا مقام ہے اور ختم نبوت یا مقام محمدیت ہے کوئی نبی بھی نہیں پہنچ سکا۔ اس مقام کو انسانوں کے مقابلہ میں انسان کامل اور نبیوں کے مقابلہ میں خاتم النبیین کہتے ہیں اور قرب کے لحاظ سے اللہ تعالےٰ کے قریب تر جیسے قاب قوسین او ادنیٰ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ اس ارفع و اعلیٰ قرب والے مقام ختم نبوت یا ختم رسالت یا خاتم النبیین کی خود قرآن کریم نے ایک دوسرے مقام پر وضاحت کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَرَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰتٍ (سورہ بقرہ) جس کے ایک معنے یہ ہیں۔ ہمارے سید و مولیٰ کو عرش ربّ کریم تک رفعت روحانی عطا کی گئی۔ حضرت بانی احمدیت علیہ السلام اس مقام منفرد کے متعلق آیت مذکورہ کی تشریح کے سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں :—

"وَرَفَعَ بَعْضَھُمْ دَرَجٰتٍ ۔ اس جگہ صاحبِ درجات رفیعہ سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جن کو ظلّی طور پر انتہائی درجہ کے کمالات جو کمالات الوہیت کے اظلال و آثار ہیں بخشے گئے۔ اور وہ خلافت حقہ جس کے وجود کامل کے تحقق کیلئے سلسلہ بنی آدم کا قیام بلکہ ایجاد کل کائنات کا ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے اپنے مرتبہ اتمّ و اکمل میں ظہور پذیر ہو کر آئینہ خدا نما ہوئے۔"

(باقی صفحہ آئندہ)

کوئی نبی اس اشرف و ادنیٰ و ارفع و اعلیٰ شان والے منفرد مقام میں آپ کا شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس عظیم مقام کی حقیقت کو سمجھانے کے لئے تمثیلی زبان میں آپ کو معراج سے نوازا۔ اور ہمارے سامنے یہ تصویر رکھی کہ زمین پر بسنے والے انسان جنہیں روحانی رفعت کا وہ مقام حاصل نہیں جسے ہم نبوت یا رسالت کہتے ہیں اگر زمین سے اوپر کی طرف نگاہ کریں تو انہیں پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام یا ان کے گروہ کے انبیاء نظر آئیں گے۔ دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحیٰؑ جیسے انبیاءؑ دکھائی دیں گے۔ تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے ساتھی انبیاء بیٹھے ہونگے چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام اور ان کے مثیل انبیاء جلوہ گر ہونگے۔ پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام اور ان جیسے دیگر انبیاء دکھائی دیں گے۔ چھٹے آسمان پر صاحب شریعت نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے اور ساتویں آسمان پر غیر تشریعی نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام نظر آئیں گے اور اس سے اوپر جہاں عرش ربّ کریم ہے وہاں پر ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہونگے۔

اب زمین والے جب اس تصویر میں زمین سے آسمانوں کی طرف دیکھیں گے تو ساتوں آسمانوں تک مختلف نبی اور ان کے گروہ انکو نظر آئیں گے اور ساتویں آسمان تک پہنچ کر یہ سارے انبیاء ختم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد صرف ایک وجود ہوگا۔ وہ اپنے ربّ سے اتنا پیوست اور یکجان ہوگا کہ اس کا آنا خدا کا آنا اور اس کا کلام خدا کا کلام اور اس کی حرکات خدا کی حرکات متصوّر ہوں گی۔ اس بنا پر آسمانی صحیفوں میں تمثیلی زبان میں ظلّی طور پر خدائے قادر و ذوالجلال سے آپ کو تشبیہہ دی گئی ہے۔ گویا آپ کا ظہور خود خدا کا ظہور ہوگا۔ قرآن کریم میں بھی فرمایا۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ (بنی اسرائیل)

حضرت بانی احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام لفظ "الحق" کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس لفظ سے اللہ تعالیٰ قرآن عظیم کی آخری اور کامل شریعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہر سہ مراد ہیں یا یہ حق کا لفظ حقیقی طور پر چسپاں ہوتا ہے۔

پھر فرمایا :—
وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (سورہ انفال)

جنگ بدر کے موقع پر کنکریوں کی مٹھی پھینکی گئی تھی۔ وہ دعاؤں کے نتیجہ میں نہ تھی بلکہ آپ کے اس قرب الٰہی کے نتیجہ میں تھی۔ جو آپ کو اپنے ربّ کے حضور حاصل تھا۔ اور صفات باری تعالیٰ کے مظہر اتمّ ہو—

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی وجہ سے تھی۔ یہ آپ کے بلند مقام کا کرشمہ تھا کہ وہ کفار کی آنکھوں میں پڑی اور اُن کی تباہی کا باعث بن گئی۔ سردارانِ مکہ اپنی لاشیں میدانِ جنگ میں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اِسی طرح جب ہمارے سیّد و مولیٰ نے اپنے مومنوں سے بیعت لیتے ہوئے ان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا:-

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (سورۃ فتح)

مومنوں پر کسی انسان کا ہاتھ نہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ اس طرح آپ کے ہاتھوں کو خدا کے ہاتھ قرار دیا۔

پس یہ قُربِ تام اور مظہرِ اتم الوہیت کا مقام ایک ایسا منفرد مقام ہے جو ہمارے سیّد و مولیٰ کو اُس وقت بھی حاصل تھا جب حضرت آدمؑ ابھی معرضِ وجود میں نہیں آئے تھے۔ حدیث نبویؐ میں ہے:-

اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ لَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ
وَ اِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ

کہ میں اُس وقت بھی اللہ تعالیٰ کے حضور خاتم النبیین تھا جبکہ آدمؑ کا وجود مٹی میں کروٹیں لے رہا تھا۔ (تفسیر ابن کثیر حاشیہ فتح البیان جلد ۸ صفحہ ۹۱)

پس یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور یہ ہے آپ کا آخری مقام جس میں آپ منفرد ہیں۔ اور اس مقام میں منفرد ہونے کے لحاظ سے ہی آپ حقیقتاً آخری نبی، خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہیں۔ اور خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے آپ کی یہ عظیم شان ہے کہ آپ مظہرِ اتم الوہیت ہیں اور ساتویں آسمان سے بھی اوپر عرشِ ربِّ کریم کے پاس اپنا مقام رکھتے ہیں:-

"آں مقامِ قُرب کو دارد بدلدار قدیم
کس نداند شانِ آں از واصلانِ کردگار"

اگر زمین والے آپ کو دیکھیں تو آپ سب سے آخری مقام پر ہیں۔ جو قربِ تام کا مقام ہے اور جس حد تک کسی کی رسائی نہیں۔ وہ آپ کی ذاتِ بابرکات کے لئے مختص ہے اور اگر کوئی شخص آپ کی امت میں روحانی رفعتوں کو حاصل کرتا ہوا ساتویں آسمان پر بھی پہنچ جائے تو پھر بھی اُس کا مقام ہمارے سیّد و مولیٰ کے قدموں میں ہی ہوگا۔ اور اسی میں وہ اپنے لئے عزت و شرف خیال کرے گا اور یہ کہتے ہوئے فخر محسوس کرے گا۔

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

۲۔ شانِ ابوّتِ انبیاء

مظہرِ اتم الوہیت اور آئینہ خدا نما کی اعلیٰ اور ارفع شان کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت خاتم النبیین تمام نبیوں کے باپ ہونے کی غیر معمولی اور امتیازی شان سے بھی نوازا ہے۔ یہ امر تو مسلّم ہے کہ نبی اپنی امت کا باپ ہوتا ہے تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے کہ:-

کُلُّ نَبِیٍّ اَبُوْ اُمَّتِہٖ

اور یہ بھی مسلّمہ حقیقت ہے کہ ابوّتِ روحانی وہ شاندار ابوّت ہے جو معلّم اور متعلّم مرشد اور مسترشد نبی اور امت کے درمیان قائم ہوتی ہے اور یہ ایسی ابوّت ہے کہ جسے اہلِ دانش اور ذی علم اصحاب ابوّتِ جسمانی پر ترجیح دیتے چلے آئے ہیں۔ والد مربّیٔ جسم اور معلّم مربّیٔ روح ہوتا ہے جس قدر روح کو جسم پر تقدّم اور برتری حاصل ہے اسی قدر معلّم کو والد پر فوقیت حاصل ہے۔ اس روحانی ابوّت کے باعث اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو اُمّہات المومنین قرار دیا اور اس بات کا حکم فرمایا کہ آپ کی وفات پر آپ کے روحانی فرزندوں کے لئے آپ کی ازواجِ مطہرات سے نکاح کرنا حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

"لَا تَنْکِحُوْٓا اَزْوَاجَہٗ
مِنْ بَعْدِہٖٓ اَبَدًا"۔
(سورہ احزاب)

یہ ارشاد اس وجہ سے تھا کہ آپ رسول اللہ ہونے کی حیثیت سے ابو المومنین ہیں اور امتِ مسلمہ کے افراد کے روحانی باپ ہیں اور حضور کی ازواجِ مطہرات مومنوں کے لئے بطور ماؤں کے ہیں۔ ان کی یہ توقیر اور عظمت امت کے افراد کیلئے ضروری تھی۔ چھٹی صدی ہجری کے مشہور فقیہہ امت حضرت امام نسفی کہتے ہیں:-

کُلُّ رَسُوْلٍ اَبُوْ اُمَّتِہٖ
فِیْمَا یَرْجِعُ اِلٰی وُجُوْبِ
التَّوْقِیْرِ وَالتَّعْظِیْمِ
لَہٗ عَلَیْھِمْ وَوُجُوْبِ
الشَّفَقَۃِ وَالنَّصِیْحَۃِ
لَھُمْ عَلَیْھِمْ"

کہ ہر رسول اپنی امت کا باپ ہوتا ہے اور اس وجہ سے امت کے افراد پر اس کی توقیر اور تعظیم واجب ہوتی ہے اور نبی پر بوجہ امت کے باپ ہونے کے امت کے افراد کے لئے شفقت اور خیر خواہی واجب ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ ہونے کی وجہ سے اپنی امت کے باپ ہیں لیکن یہ ابوّت آپ کی اور دیگر انبیاء میں مشترک ہے کیونکہ دیگر رسول بھی اپنی اپنی امتوں کے باپ تھے اور آپ بھی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کو دیگر انبیاء پر جو خاص فضیلت حاصل ہے اور جس نرالی شان کے صرف آپ ہی مالک ہیں اس کو ظاہر فرمائے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آیت مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ پر وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کا اضافہ کرکے اس غیر معمولی شان کو ظاہر فرمایا کہ رسول اللہ کی حیثیت سے آپ بے شک مومنوں کے باپ ہیں لیکن خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے آپ نبیوں کے بھی باپ ہیں اور یہ شان یعنی اَبُو النَّبِیّٖنَ ہونے کی ایسی شان ہے جو کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔ آیت مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کے معنی یہ ہوں گے کہ محمد تم مردوں میں سے تو کسی کے بھی جسمانی باپ نہیں ہیں لیکن رسول اللہ ہیں یعنی مومنوں کے روحانی باپ ہیں اور اس سے بڑھ کر خاتم النبیین ہیں یعنی نبیوں کے بھی روحانی باپ ہیں۔

اس آیت کے سیاق و سباق پر غور کرنے اور اس کے شانِ نزول کو مدّنظر رکھتے ہوئے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کی ابوّتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اوّل۔ ابوّتِ جسمانی۔ دوم ابوّتِ روحانی عامہ۔ سوم ابوّتِ روحانی خاصہ۔ ابوّتِ جسمانی میں آپ کا اشتراک عام افرادِ نوعِ انسانی کے ساتھ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ فرما کر اس کی نفی کر دی کہ آپ کو تم مردوں میں سے کسی مرد کی ابوّتِ جسمانی حاصل نہیں۔ اس طرح ابوّت کی نفی سے ابوّتِ مطلقہ کی نفی کا شبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس شبہ کو دور کرنے کے لئے وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ فرما کر اس شبہ کو دور کر دیا اور فرمایا کہ روحانی ابوّت آپ کو حاصل ہے اور صرف تم مردوں سے جسمانی ابوّت کی نفی کی گئی ہے اور آپ اپنی امت کے افراد کے لئے روحانی باپ ضرور ہیں مگر اس روحانی ابوّتِ عامہ میں آپ دوسرے تمام نبیوں کے ساتھ برابر کے شریک تھے حالانکہ اپنے مقام اور مرتبہ کے لحاظ سے آپ چونکہ دیگر تمام انبیاء پر ممتاز شان رکھنے والے نبی ہیں اس لئے اس کے اظہار کے لئے آپ کو خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرما کر آپ کے متعلق فرمایا کہ آپ کو روحانی ابوّتِ خاصہ بھی حاصل ہے یعنی آپ نبیوں کے بھی باپ ہیں آپ صرف مومنوں کے ہی باپ نہیں بلکہ خاتم النبیین ہونے کے باعث نبیوں کے بھی باپ ہیں اور اس امتیازی شان میں آپ کے ساتھ کوئی اور نبی شریک نہیں۔ یہ صرف اور صرف آپ ہی کی شان ہے جو خاتم النبیین سے مستنبط ہے۔

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر کے بیان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خاص شان کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:-

"خدا تعالیٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اسی جگہ یہ اشارہ بھی فرما دیا ہے کہ آنجناب اپنی روحانیت کی رو سے اُن صلحا کے حق میں باپ کے حکم میں ہیں جن کی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کی جاتی ہے اور وحی الٰہی اور شرفِ مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے جیسا کہ وہ جلّ شانہٗ قرآن شریف میں فرماتا ہے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ مگر وہ رسول اللہ ہے اور خاتم الانبیاء ہے۔ اب ظاہر ہے کہ لٰکِنْ کا لفظ زبانِ عرب میں استدراک کے لئے آتا ہے یعنی تدارک مافات کے لئے۔ سو اس آیت کے حصہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا یعنی جس کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی ہے وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا۔ سو لٰکِنْ کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے اور اب کمال نبوت صرف اسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباعِ نبوی کی مہر رکھتا ہوگا اور اس طرح وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا۔ غرض اس آیت میں ایک طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے اور دوسرے طور سے باپ ہونے کا اثبات بھی کیا گیا تا وہ اعتراض جس کا ذکر اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ میں ہے دور کیا جائے۔"

(ریویو بر مباحثہ چکڑالوی صفحہ ۶-۷)

حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی علیہ الرحمۃ بانی مدرسہ دیوبند بھی خاتم النبیین کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء کا باپ تسلیم کرتے ہیں اور آیت خاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"حاصل مطلب آیت کریمہ کا اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوّت معروفہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوّتِ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔ انبیاء کی نسبت کو فقط خاتم النبیین شاہد ہے"۔

(تحذیر الناس)

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۱۱)

مسل ۲۱۵۲۷ میں احمد دین ولد مانا صاحب قوم گلو جٹ عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 137/9L ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۳ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ (۱) نقد رقم ۱۵۰ روپے (۲) چاندی ۱۶ تولے (زیورات) ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد :- احمد دین ولد مانا صاحب 137/9L براستہ ہڑپہ ضلع ساہیوال گواہ شد عبدالمنان شاہد ولد خیر الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال ۔ گواہ شد :- میاں نصیر احمد ولد میاں شیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ 137/9L ضلع ساہیوال

مسل ۲۱۵۲۸ میں ڈاکٹر سردار حمید احمد ولد ڈاکٹر نذیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ڈاکٹر عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۳ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۶۰ پونڈ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت یکم جنوری ۱۹۶۴ء سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد : ڈاکٹر سردار حمید احمد احمدیہ ہسپتال اسوکور غانا مغربی افریقہ ۔ گواہ شد :- ڈاکٹر شاہنواز خان ولد چوہدری مولا بخش صاحب دار الرحمت ربوہ ۔ گواہ شد :- عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

مسل ۲۱۵۲۹ میں رائے عبداللطیف ولد رائے رحمت علی صاحب قوم کھرل پیشہ زمینداری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کالیہ ۔ آنبہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۳ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں ۔ میرا گذارہ اس ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰ روپے ہے ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد :- رائے عبداللطیف ولد رائے رحمت علی صاحب کالیہ ڈاکخانہ آنبہ براستہ واربرٹن ضلع شیخوپورہ ۔ گواہ شد :- نصیر احمد ولد محمد اسمٰعیل صاحب آنبہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد :- محمد شیار ولد چوہدری محمد اسمٰعیل آنبہ ضلع شیخوپورہ

مسل ۲۱۵۳۰ میں سلطان احمد ولد چوہدری راجہ خان صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۴۴ سال بیعت جنوری ۱۹۵۶ء ساکن جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۳ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ سالانہ آمد پر ہے ۔ جو اس وقت ۲۰۰۰ روپے ہے ۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد :- سلطان احمد خان ولد راجہ خان موضع جھنگڑ حاکم والا ڈاکخانہ واربرٹن ضلع شیخوپورہ ۔ گواہ شد :- محمد منشا ولد محمد خان کھرل جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ ۔ گواہ شد :- رائے محمد خان ولد رائے نواب خان جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ

مسل ۲۱۵۳۱ میں عائشہ بی بی زوجہ سلطان احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت جنوری ۱۹۵۶ء ساکن جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۳ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

۱ - حق مہر بذمہ خاوند = ۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامۃ :- عائشہ بی بی زوجہ سلطان احمد جھنگڑ حاکم والا ڈاکخانہ واربرٹن ضلع شیخوپورہ ۔ گواہ شد :- سلطان احمد ولد راجہ خان صاحب (خاوند موصیہ) جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ ۔ گواہ شد :- رائے محمد خان ولد رائے نواب خان جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ ۔

مسل ۲۱۵۳۲ میں محمد بی بی زوجہ چوہدری محمد رفیق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ دیال داس ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۳ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

(۱) حق مہر بذمہ خاوند = ۳۰۰ روپے

(۲) زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۴۳۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامۃ :- محمد بی بی زوجہ چوہدری محمد رفیق صاحب کوٹ دیال داس ڈاکخانہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ۔ گواہ شد :- چوہدری محمد رفیق (خاوند موصیہ) ساکن کوٹ دیال داس ڈاکخانہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ۔ گواہ شد :- علی محمد ولد فوجدار خان کوٹ دیال داس ضلع شیخوپورہ

مسل ۲۱۵۳۳ میں مریم بی بی بیوہ چوہدری محمد شفیع صاحب مرحوم قوم ڈار پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۳ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱ - زیور طلائی وزنی چھ تولے مالیتی ۲۶۱۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامۃ :- مریم بی بی بیوہ چوہدری محمد شفیع مرحوم محلہ محمد پورہ حلقہ مسجد احمدیہ منڈی چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ ۔ گواہ شد :- مبشر احمد ڈار ولد چوہدری محمد شفیع مرحوم چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ گواہ شد : محمد افضل قائد خدام الاحمدیہ چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ ۔

مسل ۲۱۵۳۴ میں مبشر احمد ڈار ولد چوہدری محمد شفیع صاحب قوم ڈار پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۳ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰ روپے ہے ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد : مبشر احمد ڈار ولد چوہدری محمد شفیع مرحوم محلہ محمد پورہ حلقہ مسجد احمدیہ چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ ۔ گواہ شد :- محمد افضل قائد خدام الاحمدیہ چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ گواہ شد :- محمد ابراہیم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ

مسل ۲۱۵۳۵ میں محمد اکرم ڈار ولد چوہدری محمد رمضان صاحب قوم ڈار پیشہ تجارت عمر ۵۵ سال بیعت جنوری ۱۹۳۷ء ساکن چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۳ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔

۱ - مکان ایک عدد محلہ محمد پورہ چوہڑ کانہ منڈی مالیت ۴۰۰۰ روپے ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہے ۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد :- محمد اکرم ڈار ولد محمد رمضان صاحب محلہ محمد پورہ منڈی چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد :- محمد افضل ڈار قائد خدام الاحمدیہ چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ ۔

گواہ شد :- مبشر احمد ڈار ولد چوہدری محمد شفیع صاحب مرحوم ۔ چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے فضلوں کے جذب کرنے کے ایّام

اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر انسان کے لئے خدمت کے مواقع پیدا کر رکھے ہیں مگر کھلی آنکھ ہی اس سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی پوزیشن میں ہوتی ہے۔ ہمارے بے حد پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے "نیا پودا" لگانے کو بے حد پسند فرمایا ہے لہٰذا اِس لحاظ سے شجر کاری کے ایّام خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے جذب کرنے کے ایّام ہیں۔

امّید ہے کہ مجالس ایک معینہ پروگرام کے تحت یہ ملکی اور ملّی خدمت بجالائیں گی اور زیادہ سے زیادہ سایہ دار اور پھلدار درخت لگا کر عند اللہ ماجور ہوں گی۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیّہ)

ربوہ میں تیسرا گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

شعبہ صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام تیسرا گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷، فروری ۱۹۷۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں مختلف قسم کے مقابلوں مثلاً نیزہ بازی سنگل و سیکشن، شتر چال۔ دوڑیں اور نمائش کا انعقاد ہوگا۔ داخلہ فیس فی گھوڑا دس روپے ہوگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ اِس ٹورنامنٹ میں چار سو گھوڑے شریک ہونے چاہئیں۔ اِس ٹارگٹ کو پورا کرنا ہم سب کا فرض ہے اِس لئے ایسے اصحاب جن کے پاس گھوڑے ہیں وہ ضرور اس میں شمولیت فرمائیں اور اپنی شمولیت کے بارے میں قبل از ٹورنامنٹ مطلع فرمائیں۔ اِسی طرح قائدینِ کرام بھی کوشش فرمائیں کہ اُن کی مجلس یا گاؤں میں اگر ایسے اصحاب ہوں تو ان کو اِس ٹورنامنٹ میں شمولیت پر آمادہ کریں۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

مرکز آپ کے خصوصی تعاون پر آپ کا ممنون ہوگا۔

(مہتمم صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تقریب رخصتانہ اور درخواستِ دعا

۷، تبلیغ ۱۳۵۳ ہش کو بمقام لاہور چھاؤنی عزیزہ صبیحہ سعید ایم۔اے بنت لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد سعید صاحب کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے ۲۷، صلح ۱۳۵۳ ہش کو بمقام مسجد مبارک ربوہ مکرم عزیز اللہ صاحب بی۔ ایس سی انجینئرنگ لندن (حال ربوہ) ابن محترم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ و حال مبلغ انڈونیشیا کے ساتھ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

۹، تبلیغ کو مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کے مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں مکرم عزیز اللہ صاحب کی دعوتِ ولیمہ ہوئی جس کے اختتام پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت کرے

شانِ خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ ۴)

ہمارے سید و مولا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو الانبیاء ہونا بھی شانِ خاتم النبیین ہی ہے کیونکہ یہ شان آپ کو خاتم النبیین کے مقام کی وجہ سے حاصل ہے اور اس عظمت و شان میں بھی آپ یکہ و تنہا ہیں اور کوئی نبی اور رسول آپ کا شریک یا سہیم نہیں۔ اور چونکہ آپ قیامت تک کے لئے خاتم النبیین ہیں اِس لئے آپ ابو الانبیاء بھی قیامت تک کے لئے ہیں۔ جس طرح آپ پہلے انبیاء کے لئے باپ تھے اسی طرح آپ کی پیروی اور ظلّیت اور آپ میں فنا ہو کر جو انبیاء ہوں گے اُن کے بھی آپ روحانی باپ ہوں گے اور یہ آپ کی وہ مبارک شان ہے جس میں آپ کا کوئی شریک نہیں۔

محترمہ عطیہ وردہ صاحبہ بنت حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دردؓ وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ عطیہ وردہ صاحبہ بنت حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دردؓ مرحوم جو مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب ڈگری (سندھ) کی اہلیہ تھیں بتاریخ ۱۱، فروری ۱۹۷۲ء بروز دوشنبہ ۳½ بجے صبح بعمر ۵۰ سال لاہور میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ کا جنازہ اسی روز شام کو لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اگلے روز ۱۲، فروری کو گیارہ بجے قبل دوپہر نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں مرحومہ کا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر قبر پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب صدر مجلس کارپرداز نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے چار بیٹیاں اور تین فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بچے سب ابھی زیرِ تعلیم ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقامِ قُرب سے نوازے نیز مرحومہ کی اولاد اور جملہ متعلقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے اور بچوں کا دین و دنیا میں ہر طرح حافظ و ناصر اور خود کفیل ہو۔ آمین

شفائے اپھارہ
سے جانوروں کا جان لیوا اپھارہ منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے۔ قابلِ اعتماد دوا فوری فائدہ۔ ۷۵/- درجن -/۶ دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ معاف
شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

"جانوروں کا مُہلک اپھارہ"
دوائے اپھارہ کے ایک پیکٹ سے غائب
فی پیکٹ -/۵۰، درجن -/۴ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ سٹاکسٹ۔
سٹاکسٹ:- ناصر ویٹرنری میڈیکل ہال گولبازار ربوہ

ھُوَ الشَّافِی
اکسیر اپھارہ
کے ہر پیکٹ پر گارنٹی ملاحظہ فرمائیں کہ اگر مستقل برسیم کے اپھارہ سے جانور منٹوں میں شفایاب نہ ہو تو قیمت واپس۔ سیزن شروع ہے زمیندار اور کاروباری احباب جلد سٹاک حاصل کر لیں۔ فی پیکٹ -/۱ درجن یا زیادہ پر کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون نمبرز ۶۰۶، ۶۰۷

خوشخبری
شناختی کارڈ کیلئے دو عدد فوٹو مُفت
پاسپورٹ سائز کی تین کاپیاں -/۵ روپے میں ساتھ دو عدد فوٹو شناختی کارڈ کے لئے مُفت
میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ریڈیو ٹیلیویژن کورس نیو کیمپس: کلاسیں ۱۶، فروری